

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے ایک دفعہ کسی ہسپتال میں جانا پڑا۔ میرے ساتھ دو اور آدمی اسی کمرہ میں داخل ہوئے جس میں میں رہتا تھا۔ ہم وہاں تین دن تک رہے، اس دوران میں تو نماز ادا کرتا رہا لیکن وہ نماز ادا نہیں کرتے تھے۔ حالانکہ وہ مسلمان تھے اور میرے شہر کے تھے۔ میں نے انہیں کچھ نہیں کہا۔ اب مجھ پر کوئی گناہ ہے جو میں نے انہیں نماز کے لیے نہیں کہا؟ اور اگر اس میں گناہ ہے تو اس کا کفارہ کیا ہے؟ (معیس - ع)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

: انہیں نصیحت کرنا آپ پر واجب تھا اور اللہ تعالیٰ کے اس قول پر عمل پیرا ہوتے ہوئے ان پر ترک نماز جیسے منکر عظیم پر گرفت کرنا چاہیے تھی

(آل عمران: ۱۰۴) وَلَتَكُنَّ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْغَيْرِ وَهُمْ كَذِبُونَ عَنِ الْغَيْبِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْسِدُونَ

”اور تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو نیکی کی طرف بلائے اور بھلے کاموں کا حکم دے اور برے کاموں سے روکے اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔“

”اور اس معنی میں اور بھی بہت سی آیات آئی ہیں۔“

: نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر عمل کرتے ہوئے بھی

((مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْجِرًا فَلْيُخْرِجْهُ بِيَدِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْطِخْ فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْطِخْ فَبِقَلْبِهِ، وَذَلِكَ الضَّعِيفُ الْإِيمَانِ))

”تم میں سے جو شخص کوئی بری بات دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے بدل دے اور اگر ایسا نہ کر سکتا ہو تو زبان سے بدل دے اور اگر یہ بھی نہ کر سکے تو دل سے برا سمجھے اور یہ ایمان کا کمزور ادنیٰ تر درجہ ہے۔“

اس حدیث کو امام مسلم نے اپنی صحیح میں نکالا ہے۔

اور جب آپ نے یہ کام نہیں کیا تو اس گناہ سے آپ پر سچی توبہ واجب ہے۔ جو یہ ہے کہ انسان اپنے لیے پرنام ہو اور اسے کھینٹا ہتھوڑ دے اور آئندہ ایسا کام نہ کرنے کا پختہ عہد کرے اور یہ کام خلوص نیت سے، اللہ تعالیٰ کی عظمت کو پیش نظر رکھ کر اور اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید اور اس کی سزا سے ڈرتے ہوئے کرے اور جو شخص توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کو معاف کر دیتا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(طہ: ۸۲) وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِّمَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ ابْتَدَىٰ

”اور جو شخص توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھے عمل کرے پھر سیدھی راہ چلے تو میں اسے بخش دیتا ہوں۔“

هذا ما عندني والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد اول - صفحہ 102

محدث فتویٰ